

تیسیر الاصول

شرح اردو

تیسیر الاصول

دُعَائِی کلمات

حضرت مولانا شاہ محمد نور الحق قرشی دامت کاتھم

خانقاہ چشتیہ صابریہ، حیدرآباد



شراح

محمد فضیل قرشی

ناظم اعلیٰ شعبہ مسافرہ طلبہ جنوب ہند دارالعلوم دیوبند

کتابخانہ نعیمیہ دیوبند

دعائیہ کلمات

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ. اَمَّا بَعْدُ!

اہل علم سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ فن اُصول فقہ شریعتِ مطہرہ کو سمجھنے کے لیے بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اسی ذریعہ سے احکام شریعت کے درجات کو متعین کیا جاتا ہے اور اسی کے ذریعہ مزاج شریعت سے آشنائی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ درس نظامی میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔

عام طور پر فن اُصول فقہ کی ابتداء ”اُصول الشاشی“ سے ہوتی ہے؛ لیکن ابتدائی طور پر طلبہ کے اندر اس فن سے متعلق کچھ شعور پیدا کرنے کے لیے دارالعلوم دیوبند میں ”تسہیل الاصول“ پڑھائی جاتی ہے، جس کو دارالعلوم دیوبند کے دو موقر اساتذہ حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب اعظمی اور حضرت مولانا ریاست علی صاحب بجنوری نے ترتیب دیا ہے، جس میں ان حضرات نے اُصول فقہ کا خلاصہ بیان فرما دیا ہے۔

چند روز قبل میرے بھتیجے عزیزم محمد فضیل قریشی متعلم دارالعلوم دیوبند نے ”تسہیل الاصول“ کی شرح بنام ”تیسیر الاصول“ کا مسودہ بغرض نظر ثانی مجھے پیش کیا، الحمد للہ میں نے عدم فرصت کے باوجود اس شرح کا بغور مطالعہ کیا، موصوف کی محنت، جستجو اور صلاحیت کو دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا، یہ سب دارالعلوم اور اکابرین دارالعلوم کی برکتوں اور دعاؤں کا نتیجہ ہے، اللہ تعالیٰ انہیں مزید ترقیات سے نوازے اور خادم العلم والعلماء بنائے۔

امید کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ یہ شرح طلبہ کے لیے سودمند ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ موصوف کو علم کے ساتھ عمل کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد نور الحق قریشی قاسمی

(حاشیہ: قطیف، دکن، مہتمم جامعہ عربیہ کاشف العلوم اور گم)

تقریظ

حضرت مولانا توحید عالم صاحب بجنوری دامت برکاتہم

استاذِ فلسفہ و بلاغت دارالعلوم دیوبند

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم أما بعد!

”تیسیر الاصول شرح اُردو تسہیل الاصول“ سامنے ہے، جو برادر مکرم جناب مولانا فضیل قریشی صاحب مہاراشٹری متعلم دورہ حدیث شریف دارالعلوم دیوبند کی شبانہ روز کاوشوں اور کوششوں کا نچوڑ ہے۔ موصوف محترم نے سال گزشتہ لاک ڈاؤن کے سبب بے کاری اور تعطل کے زمانے کو کارآمد بناتے ہوئے یہ نمایاں کام انجام دیا ہے۔ مؤلف محترم نے درسی کتاب کی شرح میں ان تمام باتوں کا مکمل خیال رکھا ہے جو ضروری ہوتی ہیں: عبارت پر اعراب، ترجمہ اور تسلی بخش تشریح، جہاں اصطلاحی امور آتے ہیں وہاں ان کی اصطلاحی تعریف بھی بیان فرمائی ہے۔

الغرض! جناب مولانا محمد فضیل صاحب القاسمی مہاراشٹری زید مجدہ کی یہ کاوش قابلِ تعریف ہے اور اُمید ہے کہ اصل کتاب ”تسہیل الاصول“ کو پڑھنے پڑھانے والے حضرات اس شرح سے استفادہ کریں گے۔

اخیر میں اللہ رب العزت سے قلبی دعا ہے کہ موصوف محترم کی اس پہلی تصنیف کو شرف قبول فرما کر مزید علمی خدمات کی توفیق مرحمت فرمائے اور ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین یا رب العالمین

توحید عالم

استاذ دارالعلوم دیوبند

اُصولِ فقہ قرآن و حدیث کی صحیح فہم اور تفہیم کے لیے مقرر کردہ اس منہاج کا نام ہے جس کو مقاصدِ شریعت پر نظر رکھنے والے علماءِ راہِ حق نے مدون کیا ہے اور یہ فن آہستہ آہستہ صدیوں میں مکمل ہوا، پھر صدیوں تک اس کی صحت کا تجربہ کیا جاتا رہا ہے اور اس فن کو مرتب کرنے کی وجہ یہ بنی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد جب مختلف افراد یا جماعتوں کی جانب سے قرآن و حدیث کی غلط اور ناقابلِ قبول تشریحات سامنے آئیں تو صحیح مراد تک رسائی کے لیے اس فن کی تدوین ہوئی، حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دو وجہوں سے اس فن سے بے نیاز تھے: (۱) عربیت کا صحیح ذوق (۲) فطری طور پر سلامت روی؛ چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دور عربیت کے شباب کا دور مانا جاتا ہے اور وحیِ خداوندی کے وہ اولین مخاطب تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبتِ کیمیاء نے ان کی فطرت میں اطاعت، خلوص اور استقامت کا وہ ملکہ پیدا کر دیا تھا جس کی آیاتِ قرآنیہ شاہد ہیں اور تاریخِ اسلامی ان کا مثل پیش کرنے سے عاجز ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان دونوں بنیادی اوصاف میں کمال حاصل تھا اور ان اوصاف نے ان کے اندر نصوص سے معافی کے استنباط کا ایسا پاکیزہ اور معیاری ذوق پیدا کر دیا تھا کہ وہ قواعد و ضوابط اور منہاج کے نہ صرف یہ کہ محتاج نہ تھے؛ بلکہ جمہور امت نے اس کو ایسا معیار قرار دیا ہے کہ ان ہی کے طریقہ کار کو سامنے رکھ کر مستقبل میں کام کرنے والوں کے واسطے منہاج کی تعیین کی گئی؛ کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد ان دونوں خصوصیات میں انحطاط پیدا ہو گیا؛ چنانچہ علماء امت نے نصوص سے معافی تک پہنچنے کے لیے لفظی اور معنوی قوانین مرتب کیے ہیں، قوانینِ فطریہ اور سہل سہل سے محدود اور خاص اہل علم کے استعمال میں رہتے ہوئے ان سے

یہ فائدہ ہو گیا کہ نصوص کو صحیح طور پر سمجھنے کی سعی کرنے والوں کے لیے آسانیاں پیدا ہو گئیں۔ نصوص قرآن و حدیث کی صحیح تفسیر و تشریح کے ساتھ اس فن کا ایک خاص فائدہ یہ ہے کہ اس سے ائمہ متبوعین کا منہج بھی معلوم ہوتا ہے۔

یہ رسالہ درسِ نظامی میں اُصول الشاشی سے پہلے فن سے مناسبت کے لیے پڑھایا جاتا ہے، درس کے بعد استاذِ محترم کی تقریر کو منضبط کرنے اور اس کے متعلقات کو محفوظ کرنے کا معمول رہا جس کی وجہ سے تکرار اور امتحان کی تیاری میں بڑی مدد ملی، اس کے چند سال بعد افادۂ عام کے لیے اس کو ترتیب دینے کا ارادہ ہوا اور رفیقِ درس مولوی محمد عبدالرحمن صاحب قاسمی (جے نور) عادل آباد کی بھرپور معاونت کی وجہ سے یہ کام آسانی اور سہولت کے ساتھ مکمل ہو گیا۔

آخر میں استفادہ کرنے والوں سے مخلصانہ گزارش یہ ہے؛ چونکہ یہ میری پہلی کاوش ہے اور ایک طالبِ علم ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ غلطی کا احتمال ہے، لہذا علمی تنگ دامن کے سبب اگر کسی مقام پر غلطی پر مطلع ہو جائیں تو احقر کو اس سے آگاہ کرائیں، یقیناً یہ میرے لیے بڑی رہنمائی ہوگی۔

فقط

محمد فضیل قریشی

عربی ہفتم ثانیہ

۱/ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی آلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِیْنَ. اَمَّا بَعْدُ!
فَهٰذَا مُخْتَصَرٌ وَضَعْنَاهُ فِیْ اُصُوْلِ الْفِقْهِ اَرَدْنَا فِیْهِ التَّسْهِيْلَ
وَالْاِیْضَاحَ وَمَا تَوْفِیْقُنَا اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْهِ الْمَصِیْرُ.

ترجمہ: تمام تعریفیں اس پروردگار کے لیے خاص ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے اور درود و سلامتی نازل ہو اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اور سارے صحابہ رضی اللہ عنہم پر۔

بہر حال حمد و صلاۃ کے بعد یہ مختصر رسالہ ہے جس کو ہم نے اُصولِ فقہ میں مرتب کیا ہے اس میں ہم نے (اُصولِ فقہ کو) آسان بنانے اور (اس کی) وضاحت کا ارادہ کیا ہے اور اللہ ہی کی جانب سے ہماری توفیق ہے اسی پر ہم نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

تشریح

کتاب کے خطبہ میں مصنفین کرام حمد و صلاۃ کے بعد غرض تالیف کو بیان فرما رہے ہیں کہ اس رسالہ کو ترتیب دینے کا مقصد مبتدی طلبہ کے لیے اُصولِ فقہ کے مسائل کو آسان بنانا اور ان کو کھول کھول کر بیان کرنا ہے؛ تاکہ طلبہ کے لیے سہولت اور آسانی کی

مُقَدِّمَاتُ

فِي تَعْرِيفِ أُصُولِ الْفِقْهِ وَفَائِدَتِهَا وَمَوْضُوعِهَا.

یہ مقدمہ ہے اُصولِ فقہ کی تعریف، اس کے فائدے اور موضوع کے بیان میں۔

إِعْلَمَ أَنَّ أُصُولَ الْفِقْهِ لَقَبٌ لِعِلْمٍ خَاصٍّ وَهُوَ مُرَكَّبٌ إِضَافِيٌّ فَيَنْبَغِي قَبْلَ حَدِّهِ اللَّقْبِي ذِكْرُ حَدِّهِ الْإِضَافِي وَهُوَ تَعْرِيفُ جُزْئِيهِ.

ترجمہ: جان لیجیے کہ اُصولِ فقہ نام ہے ایک خاص علم کا اور اُصولِ فقہ مرکب اضافی ہے (یعنی مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنا ہے) پس مناسب ہے اس کی حدِ لقی سے پہلے اس کی حدِ اضافی کو بیان کرنا اور حدِ اضافی لفظ کے دونوں اجزاء (یعنی مضاف اور مضاف الیہ دونوں) کی تعریف کرنا ہے۔

تشریح

تعریفِ لقی: یہ ہے کہ مضاف اور مضاف الیہ دونوں کو ملا کر تعریف کی جائے۔

تعریفِ اضافی: یہ ہے کہ دونوں اجزاء یعنی مضاف اور مضاف الیہ کی الگ الگ تعریف کی جائے۔

مصنفین اکرام فرماتے ہیں کہ لفظ اُصولِ فقہ مرکب اضافی ہے، اس کی حدِ لقی کے بیان کرنے سے پہلے حدِ اضافی کو بیان کرنا زیادہ بہتر ہے۔

فَالْأُصُولُ: جَمْعُ أَصْلٍ وَهُوَ لُغَةً: مَا يَبْتَنِي عَلَيْهِ غَيْرُهُ كَأَصْلِ الْجِدَارِ وَاصْطِلَاحًا: الْأَدِلَّةُ الشَّرْعِيَّةُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْإِجْمَاعِ

وَالْفَقْهُ لُغَةً: الْفَهْمُ وَاصْطِلَاحًا: الْعِلْمُ بِأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الْعَمَلِيَّةِ مِنْ أَدِلَّتِهَا التَّفْصِيلِيَّةِ.

ترجمہ: لفظ اُصول یہ اصل کی جمع ہے اور اصل لغت کے اعتبار سے وہ چیز ہے جس کے اوپر اس کے غیر کا مدار ہو جیسے دیوار کی بنیاد ہوتی ہے۔ اور اصطلاح کے اعتبار سے (اُصول) ادلہ شرعیہ ہیں یعنی کتاب اللہ، سنت، اجماع اور قیاس۔

اور فقہ لغت کے اعتبار سے سمجھنے کے معنی میں ہے اور اصطلاح کے اعتبار سے فقہ کے معنی احکام شرعیہ عملیہ کو ان کے تفصیلی دلائل کے ذریعہ جاننا ہے۔

تشریح

اصل کی لغوی تعریف: لفظ اُصول، اصل کی جمع ہے، اصل کے معنی بنیاد اور جڑ کے ہیں یعنی وہ چیز جس پر اس کا غیر مبنی ہو جیسے دیوار کی بنیاد کو اصل کہتے ہیں۔

اصل کی اصطلاحی تعریف: اُصولیین کی اصطلاح میں اصل سے مراد دلائل شرعیہ یعنی کتاب و سنت اور اجماع و قیاس ہیں۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک شرعی دلائل اور حجیتیں یہی چار چیزیں ہیں۔

فقہ کی لغوی تعریف: لفظ فقہ کے معنی لغت میں سمجھنے کے آتے ہیں۔

فقہ کی اصطلاحی تعریف: اُصولیین کی اصطلاح میں فقہ احکام شرعیہ عملیہ کو ان کے تفصیلی دلائل کے ذریعہ جاننے کا نام ہے۔

نوٹ: احکام شرعیہ عملیہ سے مراد فرض، واجب، اباحت اور ندب و تحریم ہے۔ اور احکام شرعیہ عملیہ میں ”العملیہ“ کی قید سے علم کلام کو مستثنیٰ کیا گیا ہے، اس لیے کہ علم کلام کے اندر ان احکام سے بحث ہوتی ہے جن کا تعلق اعتقاد سے ہے یعنی عقائد علم کلام سے تعلق رکھتے ہیں۔

أَمَّا حَدُّهُ اللَّقْبِيُّ فَهُوَ عِلْمٌ بِقَوَاعِدَ تُعْرَفُ بِهَا كَيْفِيَّةُ اسْتِنْبَاطِ
الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ عَنْ أَدِلَّتِهَا.
وَالْفَائِدَةُ الْمَقْصُودُ مِنْهُ: تَطْبِيقُ قَوَاعِدِهِ عَلَى الْأَدِلَّةِ التَّفْصِيلِيَّةِ
لِلتَّوَصُّلِ إِلَى الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الَّتِي تَدُلُّ عَلَيْهَا.
وَمَوْضُوعُهُ: الْأَدِلَّةُ الشَّرْعِيَّةُ مِنْ حَيْثُ دَلَالَتُهَا عَلَى الْأَحْكَامِ.
وَالْأَدِلَّةُ الشَّرْعِيَّةُ الَّتِي بِهَا تَثْبُتُ الْأَحْكَامُ أَرْبَعَةٌ: الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ
وَالْإِجْمَاعُ وَالْقِيَاسُ.

ترجمہ: بہر حال اُصولِ فقہ کی لقبی تعریف تو وہ جاننا ہے ایسے قواعد کا جن کے ذریعہ
معلوم ہوا احکام شرعیہ کے ان کے دلائل سے نکالنے کا طریقہ۔
اور اُصولِ فقہ کی غرض و غایت (وہ فائدہ جو اُصولِ فقہ سے مقصود ہے) اس کے
قواعد کو ادلہ تفصیلیہ پر منطبق کرنا ہے ان احکام شرعیہ تک پہنچنے کے لیے، جن پر
دلائل رہنمائی کرتے ہیں۔
اور اُصولِ فقہ کا موضعِ ادلہ شرعیہ ہیں ان کے احکام شرعیہ پر دلالت کرنے کے
اعتبار سے۔

اور وہ دلائل شرعیہ جن کے ذریعہ احکام ثابت ہوتے ہیں وہ چار ہیں: (۱) کتاب
اللہ (۲) سنت (۳) اجماع (۴) قیاس

تشریح

اُصولِ فقہ کی لقبی تعریف: اُصولِ فقہ کی لقبی تعریف ایسے قواعد کا معلوم
کرنا ہے جن کے ذریعہ احکام شرعیہ کو ان کے دلائل سے نکالنے کا طریقہ معلوم ہو۔

غرض و غایت: اُصولِ فقہ کی غرض و غایت ان کے قواعد کو احکام شرعیہ تک

پہنچنے کے لیے دلائل شرعیہ پر منطبق کرنا ہے

کتاب اللہ سے مراد قرآن پاک کی وہ پانچ سو آیتیں ہیں جو احکام پر مشتمل ہیں اور سنت سے مراد احادیث مبارکہ میں سے تین ہزار احادیث ہیں جو احکام پر مشتمل ہیں۔
اجماع سے مراد کسی غیر منصوص مسئلہ کے مطابق امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معتبر علماء کا اتفاق کرنا ہے یعنی جس مسئلہ کے متعلق قرآن و حدیث میں کوئی صراحت موجود نہ ہو ضرورت کے وقت، وقت کے معتبر علماء دین کا اس مسئلہ کے حکم پر قرآن و سنت کی روشنی میں اتفاق کرنا اور قیاس بھی ایک قسم کا اجماع ہے؛ لیکن یہ اجماع انفرادی ہوتا ہے۔

وَهَذِهِ الْأَدِلَّةُ الشَّرْعِيَّةُ قِسْمَانِ: نَصُوصٌ كَالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَغَيْرُ
نَصُوصٍ كَالْقِيَاسِ الْمُسْتَنْبَطِ مِنَ النَّصُوصِ.

ترجمہ: اور یہ ادلہ شرعیہ ان کی دو قسمیں ہیں: (۱) نصوص جیسے کتاب اللہ اور سنت ہے (۲) غیر نصوص جیسے وہ قیاس جو مستنبط ہو (نکالا گیا ہو) قرآن و سنت کی روشنی میں۔

تشریح

ادلہ شرعیہ کی قسمیں: ادلہ شرعیہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) نصوص (۲) غیر نصوص۔ شریعت کی اصطلاح میں عام طور پر نصوص سے مراد قرآن اور سنت ہوتے ہیں اور غیر نصوص کے بارے میں یہاں پر ”الْقِيَاسُ الْمُسْتَنْبَطُ“ فرمایا گیا ہے یعنی وہ قیاس جو قرآن و سنت سے نکالا گیا ہو۔

قرآن کریم سے مستنبط کیے جانے والے قیاس کی مثال:

جیسے آیت مبارکہ ﴿أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ﴾ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بول و براز یعنی پیشاب اور پاخانہ ناقض وضو ہے، اس کے بعد نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنا ضروری ہے یا اپنے شرائط کے ساتھ تیمم کرنا لازم ہے۔ بول و براز میں نجاست سبیلین سے خارج ہوتی ہے جس کو ناقض وضو نہ کہتا ہے، اس پر قیاس کر کے ترہو غمہ سبیلین سے نکل

کر بہنے والی نجاست کو بھی ناقض وضو قرار دیا گیا اور دونوں کے درمیان علتِ مشترکہ نجاست کا بدن سے خارج ہونا ہے۔

حدیثِ پاک سے مستنبط کیے جانے والے قیاس کی مثال:

جیسے حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم: ”سُوْرُ الْهَرَّةِ لَيْسَ بِنَجَسٍ، لِأَنَّهَا مِنَ الطَّوَافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَافَاتِ“ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بلی کا جھوٹا ناپاک نہیں ہے؛ چنانچہ اس پر قیاس کرتے ہوئے دیگر سواکن البیوت یعنی گھروں میں رہنے والے جانوروں کے جھوٹے کو پاک کہا گیا ہے جیسے چوہا، سانپ، بچھو وغیرہ اور دونوں کے درمیان علتِ جامعہ یعنی علتِ مشترکہ کثرت سے گھروں میں آنا جانا ہے۔ جب کثرتِ طواف کی وجہ سے بلی کے جھوٹے کو ناپاک نہیں کہا گیا تو گھروں میں رہنے والے دیگر جانوروں کے جھوٹے کو بھی ناپاک نہیں کہا گیا۔

وَطُرُقُ الْإِسْتِنْبَاطِ قِسْمَانِ: لَفْظِيَّةٌ وَمَعْنَوِيَّةٌ لِأَنَّ إِسْتِنْبَاطَ الْأَحْكَامِ قَدْ يَكُونُ عِنْدَ وُجُودِ النَّصِّ فَيَقُومُ الْإِسْتِنْبَاطُ عَلَى فَهْمِ مَعْنَى النَّصِّ بِطَرِيقِ الْكَشْفِ عَنِ أَلْفَاظِهِ مِنْ غُمُومِهَا وَخُصُوصِهَا وَمِنْ طَرِيقِ دَلَالَةِ النَّصِّ وَإِشَارَتِهِ، وَغَيْرِ ذَلِكَ فَهِيَ طُرُقٌ لَفْظِيَّةٌ. وَقَدْ يَكُونُ عِنْدَ عَدَمِ النَّصِّ فَالْإِسْتِنْبَاطُ يَقُومُ عَلَى طَرِيقِ الْقِيَاسِ حَمَلًا عَلَى النَّصِّ بِأَنْ يُلْحَقَ أَمْرٌ لَانَصَّ فِيهِ بِأَمْرِ مَنْصُوصٍ عَلَيْهِ لَتَسَاوِيهِمَا فِي عِلَّةٍ جَامِعَةٍ لِذَلِكَ الْحُكْمِ فَهِيَ طُرُقٌ مَعْنَوِيَّةٌ.

ترجمہ: اور استنباط کے طریقوں کی دو قسمیں ہیں:

(۱) لفظی طریقہ (۲) معنوی طریقہ؛ اس لیے کہ احکام کا استنباط کبھی ہوتا ہے نص کے پائے جانے کے وقت تو استنباط موقوف رہے گا نص کے معنی سمجھنے پر، نص کے

الفاظ کے عموم و خصوص کے لحاظ سے اور لفظی سے اور معنوی سے اور نص کے